وفیات

حضرت مولانا حکیم محمد زماں حسینی کی وفات حسرت آیات

یہ کس کو معلوم تھا کہ بیسویں صدی جاتے جاتے بھی امتِ مسلمہ کو ایسا صدمہ دے جائے گی کہ جس سے امتِ مسلمہ عرصہ دراز تک ابھر نہ سکے گی۔ عالم دین، مفسرِ قرآن، مصنفِ اسلام، مدبر و مفکر حضرت مولانا حکیم محمد زماں حسینی رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں اس عالمِ فانی سے رخصت ہو کر عالم بقاء میں پہونچ کر مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

ان کے انتقال پر ملال پر تعزیت پورے عالم اسلام میں کی جائے گی۔ اس لئے کہ ان کی شخصیت کے اٹھ جانے سے تمام عالم اسلام کو صدمہ پہونچا ہے، نقصان ہوا ہے۔ ان کی زندگی عالمِ اسلام کی خدمت کے لئے جیسے وقف تھی۔ انہوں نے اپنی تحریروں، تقریروں اور تصانیف کے ذریعہ عالم اسلام کی بھی راہ نمائی و خدمت کی ہے۔ وہ بے لوث اور مخلص تھے، کسی جاہ و منصب سے بے نیاز صرف دین کی خدمت میں ہی ان کو سکون و اطمینان اور راحت و خوشی حاصل تھی۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصی تلامذہ میں سے تھے۔ صحیح فکر تھی، سوچ میں سچائی تھی، بلند کردار کے حامل تھے، سادگی رگ و ریشہ میں سرایت کی ہوئی تھی۔ رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہرؔ کی طرح جوش و جذبہ سے طبیعت بھری ہوئی تھی۔ حضرت مولانا عبد الماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح وسیع النظر تھے اور حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندویؔ کی علمی صحبت و مجلس سے فیض یافتہ تھے۔ مفکر ملت حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی ؒ کے جاں نثار شیدائی شاگردوں میں بھی ان کا شمار ہوتا تھا۔ حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی ؒ ان کے علم و فکر کے معترف و شناسا تھے۔ سیرت پاک پر حضرت مولانا حکیم